از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 3 اپریل، 1995

سید محمد سید عمر سید و دیگراں۔

بنام

دی سٹیٹ آف گجرات

[اے۔ ایم۔ احمدی، چیف جسٹس، ایس۔ پی۔ بھروچا اور جی۔ ٹی۔ ناناوتی، جسٹس صاحبان]

نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکو ٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 - دفعہ 50 - گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے ملزم کو اس کے تلاشی کے حق کی معلومات - آیا لازمی ہے - قرار پایا، ہاں - اسے ثابت کرنے کے لیے ٹھوس ثبوت پیش کرنا ضروری ہے۔ — تفتیشی افسران کو قانونی تقاضوں کی تعمیل کے لیے ہدایات جاری کرنا - ضرورت ہے۔

انڈین ایوڈنس ایکٹ 1872 - دفعہ نمبر 114 مثال (e) - کا اطلاق - یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ملزم کو نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ کی دفعہ 50 کے تحت اس کے حق یا تحفظ کے بارے میں آگاہ کیا گیا تھا۔ - یہ فرض نہیں کیا جا سکتا کہ ملزم کو مطلع کرنے کا سرکاری عمل باقاعدگی سے انجام دیا گیا ہے۔

نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس (NDPS) ایکٹ، 1985 کی دفعہ 50 کے تحت جس شخص کی تلاشی لی جانی ہے، اگر وہ چاہے تو اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی لینے کا حق حاصل ہے۔ موجودہ معاملے میں، مقدمے کی سماعت کے دوران، اپیل گزاروں کو گرفتار کرنے والے پولیس اہلکاروں میں سے کسی نے بھی بیان نہیں دیا کہ انہوں نے اپیل گزاروں کو گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی کے اپنے حق سے آگاہ کیا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

ٹرائل کورٹ نے اپیل گزاروں کو NDPS ایکٹ کی دفعات 20 اور بمبئی ممنوعہ قانون 1949 کی دفعات 65 اور 66 کے تحت جرائم کے لیے مجرم قرار دیا اور سزا سنائی۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا۔

عدالت عالیہ کے سامنے، یہ دلیل دی گئی کہ NDPS ایکٹ کی دفعہ 50 کی توضیعات لازمی ہیں اور چونکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اپیل گزاروں کی تلاشی لینے والے پولیس اہلکاروں نے اپیل گزاروں کو دفعہ 50 کے تحت اپنے حق سے آگاہ کیا تھا، لہذا اپیل گزار بری ہونے کے حقدار تھے۔ عدالت عالیہ نے اس دلیل کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ (a) NDPS ایکٹ کے تحت مقدمات میں، عدالت کا فرض ہے کہ وہ دفعہ 114، ثبوت ایکٹ کی مثال (e) کے تحت یہ مفروضہ پیش کرے کہ افسر نے دفعہ 50 کے ذریعہ لازمی طریقہ کار پر عمل کیا تھا چاہے وہ گواہی نہ دے؛ اور (b) دلیل حقیقت کا ایک نقطہ تھا اور اسے اپیلٹ عدالت کے سامنے پہلی بار نہیں اٹھایا جا سکا۔

لہذا، موجودہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دینا اور اپیل گزاروں کو بری کرنا، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. ان سنگین نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے جو NDPS ایکٹ کے تحت غیر قانونی اشیاء کے قبضے کا باعث بن سکتے ہیں، یعنی ملزم کو ذمہ داری منتقل کرنا اور جس سخت سزا کا وہ ذمہ دار بن جاتا ہے، قانون سازیہ نے NDPS ایکٹ کے دفعہ 50 میں موجود تحفظات کو نافذ کیا ہے۔ NDPS ایکٹ کے تحت غیر قانونی اشیا کے ملزم کے قبضے کے بارے میں کسی بھی شک کو دور کرنے کے لیے، ملزم کو گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں اس طرح کے قبضے کی تلاشی کا مطالبہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس سلسلے میں توضیعات لازمی ہیں اور اس کی زبان متعلقہ افسر کو پابند کرتی ہے کہ وہ اس شخص کو اس کے حق کے بارے میں مطلع کرے کہ تلاشی گزیٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں کی جائے۔

ریاست پنجاب بنام بلبیر سنگھ، [1994] 3 ایس سی سی 299، پر انحصار کیا۔

2. اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے جس کے لیے NDPS ایکٹ میں دفعہ ک 50 کی توضیعات متعارف کرائی گئی ہیں اور جب اس کی زبان متعلقہ افسر کو گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شخص کو تلاشی کے حق کے بارے میں مطلع کرنے پر مجبور کرتی ہے، تو بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ 1872 کی دفعہ 114، مثال (e) کے تحت مفروضہ کھینچنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

3. جب متعلقہ افسر نے بیان نہیں دیا ہے کہ اس نے NDPS ایکٹ کی دفعہ 50 کے تحت لازمی طریقہ کار پر عمل کیا ہے، تو بری کرنا یہ نتیجہ اخذ کرنے کی پابند ہے کہ ملزم کو اس تحفظ کا فائدہ نہیں ملا جو دفعہ 50 فراہم کرتا ہے؛ اس لیے، اس کے پاس ایسی اشیاء کا قبضہ جو NDPS ایکٹ کے تحت غیر قانونی ہیں قائم نہیں ہوا ہے؛ کہ اس طرح کے قبضے کے لیے تسلی بخش حساب کتاب کرنے کی پیشگی شرط پوری نہیں ہوئی ہے؛ اور ملزم کو بری کرنا۔ اس سلسلے میں ہدایات جاری کرنے کی ضرورت ہے تا کہ تفتیشی افسران قانونی تقاضوں کی تعمیل کا خیال رکھیں اور منشیات فروش اس کی عدم تعمیل کی وجہ سے آزاد نہ ہوں۔

4. NDPS ایکٹ کی دفعہ NDPS 50 ایکٹ کے تحت غیر قانونی اشیاء کے قبضے میں ہونے کے ملزموں کو جو تحفظ دیتی ہے وہ مقدس ہے اور اس تکنیکی حیثیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اس بات کو عدالت میں پہلی بار نہیں لیا گیا تھا۔

5. بمبئی ممنوعہ قانون کی توضیعات کے تحت اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم کے لیے کوئی علیحدہ سزا نہیں دی گئی۔ 'پنچاس' نے پی ایس آئی کے شواہد کی حمایت نہیں کی جو اس معاملے کو مزید کمزور کرتا ہے کہ اپیل گزاروں کے قبضے میں چرس پایا گیا تھا۔ لہذا، بمبئی ممنوعہ قانون کے تحت اس اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 485، سال 1995۔

فوجداری اپیل نمبر 526، سال 1998 میں گجرات عدالت عالیہ کے 23.6.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے مس کامنی جیسوال۔

جواب دہندگان کے لیے مس ہیمنتیکا وہی کے لیے بھار گو دیسائی۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بھاروچا نے سنایا۔

خصوصی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ اپیل گجرات عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے اور حکم کے خلاف کی گئی ہے۔عدالت عالیہ نے نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 (NDPS ایکٹ) کی دفعہ 20 کے تحت قابل اثباتِ جُرم جرائم کے لیے اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم کو برقرار رکھااور اس کے لیے ان میں سے ہر ایک کو دی گئی اثباتِ جُرم، یعنی دس سال کی قید بامشقت اور ایک لاکھ روپے کا جرمانہ؛ جرمانے کی ادائیگی میں ناکامی، دو سال کی مزید مدت کے لیے قید بامشقت۔اس نے بمبئی ممنوعہ قانون 1949 کی دفعات 65 اور 66 کی توضیعات کے تحت اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم کو بھی برقرار رکھا، جس کے سلسلے میں کوئی علیحدہ سزا عائد نہیں کی گئی تھی۔

استغاثہ کا معاملہ یہ تھا کہ 18 اکتوبر 1986 کو پولیس سب انسپکٹر راٹھوڈ اور رانا کو اطلاع ملی کہ پہلا اپیل کنندہ احمد آباد کے ریٖنباسیرا کے سامنے واگھریواد میں 'چرس' فروخت کرنے کا کاروبار کر رہا ہے۔دیگر پولیس اہلکاروں کے ساتھ، پی ایس آئی راٹھوڈ اور رانا نے علاقے پر چھاپہ مارا۔تلاشی کے بعد پہلے اپیل کنندہ سے 55 گرام اور دوسرے اور تیسرے اپیل کنندہ سے 10 گرام 'چرس' برآمد ہوا۔اپیل گزاروں کے خلاف فرد قرارداد جرم دائر کی گئی، احمد آباد کے ایڈیشنل سٹی سیشن جج نے ان پر مقدمہ چلایااور انہیں مجرم قرار دیا گیااور سزا سنائی گئی۔

عدالت عالیہ کے سامنے اپیل گزاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے دعوی کیا کہ NDPS ایکٹ کی دفعہ 50 کی توضیعات کے تحت، اپیل گزاروں کو گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی کے ان کے حق سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ پی ایس آئی راٹھودیا پی ایس آئی رانا نے اپیل گزاروں کو اس کے مطابق مطلع کیا تھا، دفعہ 50 کی توضیعات کی خلاف ورزی ہونے کی وجہ سے، اپیل گزار بری ہونے کے حقدار ہیں۔فاضل ایڈیشنل سرکاری وکیل نے عدالت عالیہ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ دلیل ٹرائل کورٹ کے سامنے نہیں کی گئی تھی اور انہوں نے پیش کیا کہ اپیل میں پہلی بار حقائق کے سوال کو اٹھانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔انہوں نے یہ بھی پیش کیا کہ NDPS ایکٹ کی دفعہ 54 کی وجہ سے اپیل گزاروں پر یہ ثابت کرنے کا بوجھ تھا کہ انہوں نے NDPS ایکٹ کے تحت جرائم کا ارتکاب نہیں کیا تھااور وہ ایسا کرنے میں ناکام رہے تھے۔متبادل طور پر، انہوں نے پیش کیا کہ NDPS ایکٹ کی دفعہ 50 کے تحت گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں ملزم کو تلاشی کے اپنے حق سے آگاہ کرنے کا عمل ایک پولیس افسر کے ذریعے انجام دیا جانے والا ایک سرکاری عمل ہے اور عدالت عالیہ کو اس سلسلے میں بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ 1872 کی دفعہ 114، مثال (e) کی توضیعات کے تحت ایک مفروضہ اٹھانا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چاہیے۔ عدالت عالیہ نے ریاست پنجاب بنام بلبیر سنگھ، [1994] 3 ایس سی سی 299 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کو نوٹ کیا، اور مشاہدہ کیا کہ یہ ایک لازمی ضرورت ہے کہ ایک پولیس افسر جو کسی شخص کو NDPS ایکٹ کے تحت آنے والی اشیاء کے قبضے کے لیے تلاشی لینا چاہتا ہے اسے مطلع کرے کہ اگر وہ چاہے تو اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لینے کا حق ہے۔ اس کے بعد عدالت عالیہ نے کہا:

"مختصراً ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پی ایس آئی راٹھوڑ اور پی ایس آئی رانا دونوں نے اپنے شواہد میں تقریباً ہر ایک چیز بیان کی ہے جو انہیں موصول ہونے والی معلومات کے حوالے سے ہے، پنچوں کو طلب کرنا، جائے وقوعہ پر جانا، ملزم کی تلاشی لینا اور تلاش کرنے پر ملزم نمبر 1 سے 55 گرام کا مدمل 'چرس' اور ملزم نمبر 2 اور 3 سے 10-10 گرام ملا ہے۔ عدالت کے سامنے ان کی طرف سے جو بات نہیں بتائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے ملزم کو NDPS ایکٹ کی دفعہ 50 کے تحت ان کے حق کے بارے میں مطلع کیا تھا کہ وہ گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لیں۔ ہماری رائے میں، ایڈیشنل سرکاری وکیل، مسٹر شیلت نے درست کہا کہ عدالت کو یہ مفروضہ اٹھانا پڑے گا کہ پی ایس آئی راٹھوڑ اور پی ایس آئی رانا نے ملزم کو تلاشی سے پہلے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی کے اپنے اس حق کے بارے میں آگاہ کیا ہوگا کیونکہ یہ ایک سرکاری عمل تھا۔"

عدالت عالیہ نے مزید کہا:

"NDPS ایکٹ کی دفعہ 50 کے تحت گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں ملزم کو تلاشی کے اپنے حق کے بارے میں مطلع کرنا ایک سرکاری عمل ہے۔ لہذا، عام طور پر پولیس افسر کے ذریعے عدالت کے سامنے یہ بیان نہیں دیا جاتا ہے کہ اس نے ملزم کو ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 50 کے تحت گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی کے اپنے حق کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔ ہم مزید کہہ سکتے ہیں کہ NDPS ایکٹ کے تحت کیس میں، عدالت کا فرض ہے کہ وہ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 114 (e) کے تحت مفروضہ پیش کرے، اگر پولیس افسر نے عدالت کے سامنے اپنے ثبوت میں گواہی نہیں دی ہے اور اگر عدالت اس طرح کا مفروضہ نہیں اٹھاتی ہے، تو وہ اپنے فرض میں پڑ جائے گی۔"

NDPS ایکٹ کی دفعہ 50(1) اس طرح پڑھتی ہے:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"جب دفعہ 42 کے تحت باضابطہ طور پر مجاز کوئی افسر دفعہ 41، دفعہ 42 یا دفعہ 43 کی توضیعات کے تحت کسی شخص کی تلاشی لینے والا ہو، تو وہ، اگر ایسا شخص ایسا چاہتا ہے، تو ایسے شخص کو بغیر کسی غیر ضروری تاخیر کے دفعہ 42 میں مذکور کسی بھی محکمے کے قریبی گزٹیڈ افسر یا قریبی مجسٹریٹ کے پاس لے جائے گا۔

بلبیر سنگھ (ibid) کے معاملے میں اس عدالت نے فیصلہ دیا:

"18. ....جس تناظر میں یہ حق دیا گیا ہے، فطری طور پر یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ افسر کی طرف سے یہ ضروری ہے کہ وہ اس شخص کو اس کے حق کی تلاشی کے لیے مطلع کرے کہ اگر ایسا ہے تو اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی لینے کی ضرورت ہے۔ ہمارے لیے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک قیمتی حق ہے جو اس شخص کو گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی کے لیے دیا جاتا ہے اگر وہ چاہتا ہے، کیونکہ اس طرح کی تلاشی کارروائی کو بہت زیادہ صداقت اور ساکھ فراہم کرے گی جبکہ ملزم کو یکساں طور پر ایک اہم تحفظ فراہم کرے گی۔ اس شخص کو تلاشی لینے کا ایسا موقع فراہم کرنے کے لیے، اسے اپنے حق سے آگاہ ہونا چاہیے اور یہ صرف مجاز افسر کے ذریعے ہی کیا جا سکتا ہے جو اسے مطلع کرے۔ زبان واضح ہے اور شق واضح طور پر مجاز افسر پر یہ واجب بناتی ہے کہ وہ اس شخص کو اس کے حق کی تلاشی کے بارے میں مطلع کرے۔

19. ایکٹ کے تحت افسران کو وسیع اختیارات دیے جاتے ہیں اور ایکٹ کے تحت جرائم کے لیے روک تھام کی سزائیں بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ واضح ہے کہ قانون ساز نے غیر قانونی منشیات کی سمگلنگ کی لعنت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس طرح دیے گئے اختیارات کے غلط استعمال کو روکنے کے لیے متعلقہ حفاظتی اقدامات فراہم کرنا مناسب سمجھا تاکہ بے گناہ افراد کو کسی بھی طرح کے نقصان سے بچا جا سکے اور استغاثہ کے ذریعے لگائے جانے یا من گھڑت الزامات کو کم سے کم کیا جا سکے، دفعہ 50 نافذ کی گئی ہے۔

22. لہٰذا، یہ افسر کی طرف سے ایک لازمی تقاضے کے طور پر لیا جانا چاہیے جو اس شخص کو اس کے حق کے بارے میں مطلع کرنے کے لیے تلاشی لینا چاہتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لی جائے گی۔ اس طرح دفعہ 50 کی توضیعات لازمی ہیں۔"

واضح رہے کہ NDPS ایکٹ کے تحت اس کی توضیعات کی خلاف ورزی پر سزا 10 سال سے کم نہیں بلکہ 20 سال تک ہو سکتی ہے اور جرمانہ بھی ہو سکتا ہے جو ایک لاکھ روپے سے کم نہیں لیکن دو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے، اور عدالت کو اپنے فیصلے میں درج کی جانے والی وجوہات کی بنا پر دو لاکھ روپے سے زیادہ جرمانہ عائد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ NDPS ایکٹ کی دفعہ 54 ملزم پر اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی ذمہ داری منتقل کرتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ NDPS ایکٹ کے تحت مقدموں میں یہ فرض کیا جاسکتا ہے، جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے، کہ کسی ملزم نے اس کے زیر احاطہ اشیاء کے سلسلے میں اس کے تحت کوئی جرم کیا ہے "جس کے قبضے کے لیے وہ تسلی بخش حساب دینے میں ناکام رہتا ہے"۔ ان سنگین نتائج کو مد نظر رکھتے ہوئے جو NDPS ایکٹ کے تحت غیر قانونی اشیاء کے قبضے کا باعث بن سکتے ہیں، یعنی ملزم کو ذمہ داری منتقل کرنا اور جس سخت سزا کا وہ ذمہ دار بن جاتا ہے، قانون سازیہ نے دفعہ 50 میں موجود تحفظات کو نافذ کیا ہے۔ NDPS ایکٹ کے تحت غیر قانونی اشیا کے ملزم کے قبضے کے بارے میں کسی بھی شک کو دور کرنے کے لیے، ملزم کو گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں اس طرح کے قبضے کی تلاشی کا مطالبہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ ہم بلبیر سنگھ کے معاملے میں اس نتیجے کی توثیق کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں توضیعات لازمی ہیں اور اس کی زبان متعلقہ افسر کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اس شخص کو اس کے حق کے بارے میں مطلع کرے کہ اس کی تلاشی کا مطالبہ گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں کیا جائے۔

اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے جس کے لیے NDPS ایکٹ میں دفعہ 50 کی توضیعات متعارف کرائی گئی ہیں اور جب اس کی زبان متعلقہ افسر کو گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں اس شخص کو تلاشی کے حق کے بارے میں مطلع کرنے پر مجبور کرتی ہے، تو بھارتیہ ایویڈنس ایکٹ 1872 کی دفعہ 114، مثال (e) کے تحت مفروضہ کھینچنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ دفعہ 114 کی وجہ سے عدالت "کسی بھی حقیقت کے وجود کا اندازہ لگا سکتی ہے جو اس کے خیال میں ہونے کا امکان ہے، قدرتی واقعات، انسانی طرز عمل اور عوامی اور نجی کاروبار کے مشترکہ راستے کو مد نظر رکھتے ہوئے، ان کے سلسلے میں مخصوص کیس کے حقائق کے حوالے سے۔" یہ فرض کیا جاسکتا ہے کہ (e) عدالتی اور سرکاری کارروائیاں باقاعدگی سے انجام دی گئی ہیں۔" اس طرح کے مفروضے کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ NDPS ایکٹ کے تحت غیر قانونی اشیاء کی ملکیت کو عدالت کے سامنے تسلی بخش طور پر قائم کرنا پڑتا ہے۔ تلاشی کے بعد اس کی ضبطی کی حقیقت کو ثابت کرنا ہوگا۔ جب تلاشی کا ثبوت دیا جائے تو اس کے سلسلے میں جو کچھ ہوا وہ سب بیان کیا جانا چاہیے۔ اس سلسلے میں تلاشی لینے والے افسر کی گواہی بہت متعلقہ ہے کہ اس نے تلاشی لینے والے شخص کو مطلع کیا تھا کہ وہ گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی کا مطالبہ کرنے کا حقدار ہے اور اس شخص نے ایسا مطالبہ کرنے کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

انتخاب نہیں کیا تھا۔ اگر اس سلسلے میں کوئی ثبوت نہیں دیا جاتا ہے تو عدالت کو یہ فرض کرنا چاہیے کہ جس شخص کی تلاشی لی جائے اسے قانون کے تحفظ سے آگاہ نہیں کیا گیا تھا اور اسے معلوم کرنا چاہیے کہ NDPS ایکٹ کے تحت غیر قانونی اشیاء کا قبضہ قائم نہیں ہوا تھا۔

ہم ہائی کورٹ کے اس خیال سے اتفاق کرنے سے قاصر ہیں کہ NDPS ایکٹ کے تحت مقدمات میں یہ مفروضہ اٹھانا عدالت کا فرض ہے، جب متعلقہ افسر نے یہ بیان نہیں دیا ہے کہ اس نے دفعہ 50 کے ذریعہ لازمی طریقہ کار پر عمل کیا تھا، کہ اس نے حقیقت میں ایسا کیا تھا۔ جب متعلقہ افسر نے بیان نہیں دیا ہے کہ اس نے دفعہ 50 کے ذریعہ لازمی طریقہ کار پر عمل کیا ہے، تو عدالت یہ نتیجہ اخذ کرنے کی پابند ہے کہ ملزم کو اس تحفظ کا فائدہ نہیں ملا جو دفعہ 50 فراہم کرتا ہے؛ اس لیے، اس کے پاس ایسی اشیاء کا قبضہ جو NDPS ایکٹ کے تحت غیر قانونی ہیں، یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ اس طرح کے قبضے کے لیے تسلی بخش حساب کتاب کرنے کی پیشگی شرط پوری نہیں ہوئی ہے؛ اور ملزم کو بری کرنا۔

عدالت عالیہ نے اس حقیقت پر انحصار کیا کہ یہ دلیل کہ دفعہ 50 کی تعمیل نہیں کی گئی تھی، ٹرائل کورٹ کے سامنے نہیں کی گئی تھی اور کہا کہ اپیل میں پہلی بار حقیقت کا نقطہ نہیں لیا جا سکتا۔ NDPS ایکٹ کے تحت غیر قانونی اشیا کے قبضے میں ہونے کے ملزموں کو دی گئی دفعہ 50 کی حفاظت مقدس ہے اور اس تکنیکی حیثیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اس بات کو عدالت میں پہلی بار نہیں لیا گیا تھا۔

کسی شخص کو NDPS ایکٹ کی توضیعات کے تحت غیر قانونی اشیاء کے قبضے میں پایا جانا، جیسا کہ ہم نے کہا ہے، اسے یہ ثابت کرنے کے لیے مجبور کرنے کا نتیجہ ہے کہ وہ اس کی توضیعات کی خلاف ورزی نہیں کر رہا تھا اور یہ اسے سزا کا ذمہ دار بناتا ہے جس میں 20 سال تک کی قید بامشقت اور دو لاکھ روپے یا اس سے زیادہ کا جرمانہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ NDPS ایکٹ کے تحت جرائم سے نمٹنے والی عدالتیں بہت محتاط رہیں تاکہ یہ ان کے اطمینان کے لیے قائم ہو کہ ملزم کو متعلقہ افسر نے مطلع کیا ہے کہ اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کے سامنے تلاشی لینے کا انتخاب کرنے کا حق ہے۔ اس بات پر شاید ہی زور دیا جائے کہ ملزم کو قانون کے ذریعے دیے گئے اس حق یا تحفظ سے آگاہ کیا جانا چاہیے اور جب تک کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیے جاتے کہ اسے اس حق یا تحفظ سے آگاہ کیا گیا تھا، یہ فرض کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہو گا کہ دفعہ 50 کے تقاضوں کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and integrity of this document

تعمیل کی گئی تھی۔اس سلسلے میں ہدایات جاری کرنے کی ضرورت ہے تاکہ تفتیشی افسران قانونی تقاضوں کی تعمیل کا خیال رکھیں اور منشیات فروش اس کی عدم تعمیل کی وجہ سے آزاد نہ ہوں۔منشیات کی سمگلنگ کو روکنے کی کوششوں میں اس طرح کی ہدایات بہت اہمیت کی حامل ہوں گی۔اس کے ساتھ ہی، جن لوگوں پر منشیات رکھنے کا الزام ہے، ان کا جرم چاہے کتنا ہی گھناؤنا معلوم ہو، انہیں وہ تحفظ حاصل ہونا چاہیے جو قانون تجویز کرتا ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر، NDPS ایکٹ کے تحت اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم اور اس کے لیے ان پر عائد سزا کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

بمبئی ممنوعہ قانون کی توضیعات کے تحت اپیل گزاروں کی اثباتِ جُرم کے لیے کوئی علیحدہ اثباتِ جُرم نہیں دی گئی۔عدالت عالیہ نے ان جرائم کے پہلو پر غور نہیں کیا ہے۔ہم نے پایا کہ 'پنچوں' نے پی ایس آئی راٹھوڑ اور رانا کے شواہد کی حمایت نہیں کی، جو اس معاملے کو مزید کمزور کرتا ہے کہ اپیل گزاروں کے قبضے میں 'چرس' پایا گیا تھا۔اس لیے ہم بمبئی ممنوعہ ایکٹ تحت ان کی اثباتِ جُرم کو برقرار نہیں رکھ سکتے۔

اپیل کی اجازت ہے۔اپیل کے تحت فیصلہ اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ملزموں کو بری کر دیا جاتا ہے اور انہیں فوری طور پر فارغ کر دیا جاتا ہے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document